اسلام اور عیسائیت ٹیڑی کھیر ثابت ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو تمام تر کوششوں کے باوجود نہ تو ختم کیا جاسکا اور نہ ہی ہندو کلچر میں جذب کیا جاسکا، بلکہ اس کے علی الرغم ہندو معاشرہ سے لوگ کٹ کٹ کر اسلام اور عیسائیت کی طرف برابر چلے آرہے ہیں، لہذا ورن آشرم کے فلسفہ پر مبنی اس نظام کے رکھوالوں کو یہ بات ایک آنکھ نہیں بھارہی ہے۔ وہ تو اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح دستور میں دی گئی یہ آزادی ہی سلب کرلی جائے۔

وزیراعظم اور سنگھ پریوار کے لیڈروں کو تبدیلئ مذہب کو مسئلہ بنانے کے بجائے اس مسئلہ پر چنتن کرنا چاہیے کہ دلت اور قبائلی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام یا عیسائیت کیوں قبول کررہے ہیں؟ ظاہر ہے یہ غور وفکر انہیں اس نتیجہ پر پہنچائے گا کہ اس کا اصل سبب ہندو دھرم کا ظالمانہ طبقاتی نظام ہے جو دلتوں اور کمزور طبقات کو جانوروں سے بدتر درجہ دیتا ہے۔ اس دور میں جب کہ تعلیم اور آزاد سیاسی فضا نے انسانی غلامی کی ہر بیڑی کو کاٹنا شروع کردیا ہے، اگر دلت اور قبائلی اس ظالمانہ نظام سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس کا حق ملنا چاہیے، اگر سنگھ پریوار واقعی اس پر مضطرب اور پریشان ہے تو دوسروں پر پتھر پھینکنے کے بجائے اسے اپنے گھر کو ٹھیک کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔

(افکار ملی - دہلی، فروری ۱۹۹۹ء)

پوپ کیسے کام کرتے ہیں۔

[کیتھولک عقیدے کے مطابق پوپ ہر قسم کے سہو وخطا سے بری ہیں، اور اُن سے کسی غلطی کا امکان نہیں۔ اس پس منظر میں آر-اے-ڈی سوزا کا یہ مضمونچہ دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ مدیر]

پہلی ویٹی کن کونسل (۷۰-۱۸۶۹ء) نے پوپ کے سہو وخطا سے بری ہونے کے عقیدے کو واضح شکل دی تھی۔ اس کونسل میں صرف ایک امریکی کارڈینل شریک تھے، جن کا نام گبنز

(Gibbons) تھا، جب یہ صاحب واپس امریکہ پہنچے تو ایک اخبار نویس نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ واقعی پوپ کے سہو و خطا سے بری ہونے پر یقین رکھتے ہیں؟ کارڈینل نے جواب دیا ''میرے اپنے شکوک وشبہات ہیں۔ وہ مجھے مسلسل جبنز (Jibbons) کہتے رہے۔''

دوسری انتہا یہ ہے کہ جب بھی پوپ نے ''صبح بخیر'' کہا تو سادہ لوحوں نے سمجھا کہ پوپ موسمی پیش گوئی کررہے ہیں، اور پھر ایک صوفی منش تھے جن کے نزدیک VAT - 69 پوپ کا ٹیلی فون نمبر تھا۔

پوپ عالمی چرچ کے سربراہ ہیں، اس لیے وسیع اختیارات کے مالک ہیں۔ تدریسی منصب کے ساتھ، اُن کے متعدد دوسرے مناصب ہیں جنہیں سیکولر دنیا میں ''وزارتیں'' کہا جاتا ہے۔ اس وقت ۲۱ تنظیمیں (جماعتیں) ہیں جن میں سے ہر ایک کا سربراہ کارڈینل یا تجربہ کار آرچ بشپ ہے، اور پھر سینکڑوں کی تعداد میں ماتحت سٹاف ہے۔ جب پوپ جان بیست وسوم سے پوچھا گیا کہ کتنے لوگ ویٹی کن میں کام کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواباً (یقین سے، نہ کہ سہو و خطا سے بری ہونے کی حیثیت سے) کہا: ''تقریباً آدھے۔''

جب پوپ کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو یہ بالکل اُسی طرح ایک فرد کا فیصلہ نہیں ہوتا، جیسے ایک بڑی کارپوریشن میں ماہرین کی ایک فوج ہوتی ہے، اسی طرح پوپ کو صحیح نتیجے پر پہنچنے کے لیے مشورہ دینے والے ہیں، اور یہ لوگ اپنے اپنے دائرے میں متخصص ہیں۔

ویٹی کن کا ہفتہ وار جریدہ Osseruatore Romano ہر شمارے میں ''مقدس باپ'' کی متعدد تقریریں چھاپتا ہے۔ کیا یہ سب پوپ کی لکھی ہوتی ہیں؟ یقیناً نہیں، بالکل اسی طرح جیسے کوئی وزیراعظم اپنی ہر تقریر خود نہیں لکھتا۔ محنت کی عظمت سے متعلق مشہور پاپائی خط ایک جرمن یسوعی (Jesuit) نے لکھا تھا۔ یہ حقائق صرف اس وقت سامنے آتے ہیں جب ان کاموں میں شامل لوگوں کو اس دنیا سے دوسری دنیا میں گئے ہوئے ایک عرصہ گزر جاتا ہے۔ کسی دستاویز پر

پوپ کے دستخط ضابطے کی کارروائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پوپ کے سہو و خطا سے بری ہونے کی خصوصی حیثیت اُس وقت ہے جب وہ ایمان اور اخلاقی معاملات پر گفتگو کرتے ہیں۔اس خصوصی حیثیت میں بھی ''اسقفوں کی جماعت'' (College of Bishops) اُن کے ساتھ شریک ہوتی ہے، اور یہ افراد ان کے ساتھ عمومی اجلاس میں بیٹھتے ہیں۔ بلا شبہ یہ روح القدس ہے جو تعلیمات کے سہو و خطا سے پاک ہونے کی ضمانت ہے۔

اس کے علاوہ کسی بھی معاملے میں غلطی ہوسکتی ہے، اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ غلطیاں ہوئی ہیں۔ حالیہ برسوں میں دو بشپوں کو اُن کے عہدوں سے ہٹانا پڑا ہے، ایک نے خفیہ طور پر شادی کر رکھی تھی، اور دوسرے چرچ کی تعلیمات کے خلاف علی الاعلان اور تسلسل کے ساتھ بول رہے تھے۔ اور پھر قادرِ مطلق ہی جانتا ہے کہ کتنے کارڈینل، بشپ اور پادری زبانی یا خاموش رہ کر اُن عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں جو عامۃ المومنین میں مقبول ہیں، مگر چرچ کے ذہن کے مطابق نہیں۔

۱۹۶۶ء میں لاہور کے بشپ مارسل روجر نے فیصلہ کیا کہ اُنہیں ایک مددگار بشپ کی ضرورت ہے۔ بشپ روجر نے ویٹی کن کو درخواست دے دی۔ متعلقہ تنظیم (جماعت) نے درخواست حیرت و استعجاب سے دیکھی۔ پاکستان میں کبھی کوئی مددگار بشپ نہیں رہا تھا، اور یہ سہولت بالعموم بہت بڑے شہروں کے بشپوں کو حاصل تھی، اور اُس وقت لاہور کی یہ کیفیت نہ تھی۔ اس پس منظر میں درخواست مسترد کر دی گئی۔

چند ماہ بعد بشپ آف پاکستان ''بشپوں کی پنج سالہ زیارت روما'' کے سلسلے میں ویٹی کن میں تھے۔ پوپ نے بشپوں سے باتیں کرتے ہوئے اپنی روایتی گرم جوشی سے کہا: ''بشپ روجر! میں تمہارے لیے کیا خدمت انجام دے سکتا ہوں؟'' بشپ روجر نے حیرت و استعجاب کے عالم میں بے سوچے سمجھے کہہ دیا: ''مجھے ایک مددگار بشپ کی ضرورت ہے۔'' مقدس باپ نے کہہ دیا:

''تمہیں مددگار بشپ مل جائے گا۔'' اور ایسا ہی ہوا۔ بلاشبہ متعلقہ کارڈینل کو غصہ آیا، مگر وہ کیا کر سکتا تھا، آخر پوپ (مقدس باپ) تو غلطی نہیں کر سکتا۔

۲۰۰۰ء کے خاتمے پر دُنیا کی آبادی

اس صدی کے خاتمے پر دُنیا کی آبادی چھ ارب ہو جائے گی۔ بیسویں صدی کا آغاز ۱ء۶ ارب آبادی سے ہوا تھا، اس طرح آبادی میں پونے چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ چھ ارب آبادی میں ۱۵ تا ۱۹ سال کی عمر کے نوے فیصد نوجوان غریب دُنیا میں ہوں گے۔ ۲۰۱۰ء تک چین، ہندوستان، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور انڈونیشیا دُنیا کی کثیر آبادی کے چار ملک ہوں گے۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دُنیا کا پانچواں بڑا ملک ہوگا (اس وقت یہ ساتواں ملک ہے)، اور برازیل چھٹی پوزیشن میں چلا جائے گا۔

ویٹی کن کے اعداد و شمار کے مطابق کیتھولک آبادی ایک ارب ہے۔ اس میں شمالی کوریا اور چین کے پچاس لاکھ کیتھولک افراد بھی گنے گئے ہیں۔ کیتھولک مسیحی آبادی کا ۵۰ تا ۶۰ فیصد حصہ ہیں۔